علامہ انور صابری مرحوم

خودفراموشی

جس دَور پہ نازاں تھی دنیا، ہم اب وہ زمانہ بھول گئے
دنیا کی کہانی یاد رہی اور اپنا فسانہ بھول گئے
وہ ذکر حسیں رحمت کا، امیں کہتے ہیں جسے قرآن مبین
دنیا کے نئے نغمے سیکھے، عقبیٰ کا ترانہ بھول گئے
اغیار کا جادو چل بھی چکا، ہم ایک تماشا بن بھی چلے
اپنا تو مٹانا یاد رہا، باطل کو مٹانا بھول گئے
انجام غلامی کیا کہیے، بربادی سی بربادی ہے
جو درس شہ بطحا نے دیا، دنیا کو پڑھانا بھول گئے
عبرت کا مرقع یہ پستی ہے، قابل حیرت یہ ہستی
دنیا کو جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھول گئے
تکبیر تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انورؔ!
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے، وہ ضرب لگانا بھول گئے

....

(منقول: روزنامہ ''آزاد'' لاہور۔ ۲۷ر فروری ۱۹۵۰ء)

پروفیسر خالد شبیر احمد

غزل

حیا نظر میں نہیں ہے سکوں نگر میں نہیں
خلوص ومہر و محبت کسی بھی گھر میں نہیں
رہینِ صبر ہوا غم تو پھر فغاں کیسی؟
کوئی بھی یاس کا منظر میری نظر میں نہیں
نویدِ خلد مبارک تمہیں جنوں والو!
جہانِ شوق کشادہ سحر سفر میں نہیں
بجا کہ سر پہ ہے رکھی یہ شوق کی چادر
مکاں میں میں ہوں مقید مگر میں گھر میں نہیں
خیال وشوق کا تیرے ازل سے دل ہے اسیر
کوئی بھی دوسرا تجھ سا میری نظر میں نہیں
کبھی تو اپنے ہی در پہ میں آپ دستک دوں
کہوں بھی آپ، کہ آؤ کوئی بھی گھر میں نہیں
ہے ساتھ میرے میری وحشتِ جنوں خالدؔ
قیام کوئی کہیں بھی میرے سفر میں نہیں